احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 22

بدھ 29 مئی 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 29 مئی 2013ء 18 رجب 1434 ہجری 29 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 120

بہترین جانشین

حضرت ابوبکرؓ نے آخری بیماری میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد فرمایا۔ ان کی سخت طبیعت کی وجہ سے بعض لوگوں کو پریشانی ہوئی۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ آپ نے کسے جانشین مقرر کیا ہے۔ فرمایا ''عمرؓ کو'' عرض کیا خدا کے حضور کیا جواب دیں گے فرمایا ''میں عمر کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں خدا کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ میں نے موجود لوگوں میں سے سب سے بہتر کو جانشین مقرر کیا''۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 274)

خلافت کے انعام سے فیض پانے، اعمال صالحہ بجالانے اور عبادت واطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین

یقیناً اللہ کی تقدیر یہی ہے کہ خلافت احمدیہ کا سلسلہ دائمی ہے

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا، تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو، یہ بیج بڑھے گا، پھولے گا اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2013ء بمقام بیت النور کیلگری کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 مئی 2013ء کو بیت النور کیلگری کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ نور کی آیات 52 تا 57 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ 27 مئی کا دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ حضور انور نے اس دن کی اہمیت بیان کی۔ خلافت کے قیام کی بابت آنحضرت ﷺ کی حدیث کی تشریح وتوضیح بیان کی اور فرمایا کہ رسالہ الوصیت میں جہاں حضرت مسیح موعود نے اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی خبر دی وہاں جماعت کے روحانی، مالی اور انتظامی طریق کار کو بھی واضح فرما دیا اور اس کے قائم ہونے اور ہمیشہ رہنے کی خبر دی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ 105 سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منازل پر بڑی تیزی سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ پیشگوئی کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ دائمی ہے۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیات میں خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی گئی ہیں وہ سمعنا واطعنا پر عمل پیرا ہوتے ہیں، وہ اپنے معاملات خدا اور اس کے رسولؐ کے فیصلوں کے مطابق طے کرتے ہیں۔ ضمناً فرمایا کہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں جماعت کے کارکن اور عہدیداران اگر خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلے نہیں کریں گے یا اپنے مفوضہ کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفہ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفہ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔ پس خاص طور پر قاضی صاحبان، عہدیداران اور امراء جن کے سپرد فیصلوں کی ذمہ داری بھی ہے ان کو انصاف پر قائم رہتے ہوئے خلافت کی مضبوطی کا باعث بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ورنہ وہی لوگ جو بظاہر عہدیدار ہیں خلافت اور نظام جماعت کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ ہم ہر اجتماع پر یہ عہد تو کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پابندی نہیں کرتے بلکہ قرآن کے جو احکامات ہیں ان کی بھی پابندی کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ حضور انور نے بعض مستورات کے پردہ کی حکم عدولی کی مثال دی۔ فرمایا نماز ایک بنیادی حکم ہے لیکن اس میں ہمارے اچھے بھلے کارکن بھی سستی دکھا جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی اگر اس کے ساتھ عمل صالح نہیں۔

حضور انور نے فرمایا خلافت کا وعدہ مشروط ہے جب یہ شرطیں پوری ہوں گی تو پھر تمکنت بھی حاصل ہوگی اور خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانی میں بڑھنا انہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی خاص قوم ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ، کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نا معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کا خلافت احمدیہ سے سچا اور وفا کا تعلق قائم فرمائے۔ اطاعت اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ خلافت کے انعام سے ہمیشہ سب فیضیاب ہوتے رہیں۔ آمین

امام سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ ایک ہی جماعت ہے عالم میں جو ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ جماعت احمدیہ ...... ایک ہی جماعت ہے جو ایک سو چالیس ملکوں میں پھیلی ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے۔ ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدی احباب کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تکلیف کسی احمدی کو خواہ پاکستان میں پہنچے، خواہ بنگلہ دیش میں، ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں اس تکلیف کی جب بھی خبر دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو یوں محسوس کرتی ہے کہ ہماری ہی تکلیف ہے۔ اور عجیب اتفاق ہے۔ اتفاق تو نہیں یعنی خدا کی تقدیر کا ایک حصہ ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتا ہوں جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے۔ اور ہر ایسے موقعہ پر تعزیت کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے اس بات پر مقرر کئے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں۔ چنانچہ اسیران راہ مولا کے معاملے میں مسلسل، ہمیشہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ مجھ سے ہمدردی کرتے رہے۔ فکر کا اظہار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مائیں اپنے بچوں کے حوالے سے لکھتی رہیں کہ جب آپ ان کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے تو ہمارے بچے بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک ماں نے لکھا کہ بچہ رو پڑا، اس نے رومال نکالا، دوڑا دوڑا گیا۔ میرا ذکر کر کے کہ ان کے آنسو پونچھوں۔ اب یہ جو واقعہ ہے یہ اللہ کے اعجاز کے سوا ممکن نہیں ہے۔ اس مادہ پرست دنیا میں کوئی ہے تو دکھائے کہاں ایسی باتیں ہیں۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اعجاز ہے۔''

(خطبہ جمعہ 24/جون 1994ء
مطبوعہ روزنامہ الفضل 25 جولائی 1994ء)

خطبہ جمعہ

تمام احمدیوں اور بالخصوص عہدیداروں میں جن خوبیوں کا ہونا نہایت ضروری ہے سے متعلق قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تاکیدی نصائح

جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا

یہ سال جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے عہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے

اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے

ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے۔ ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں

بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتمی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کثرتِ رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرتِ رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے۔ تاہم اس دفعہ کے الیکشن کے لئے انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کے مقامی انتخابات میں بھی اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا۔ امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے

امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں۔ بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے

انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بدنتائج نکلتے ہیں۔ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اس کے مطابق ہونے چاہئیں

ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 راپریل 2013ء بمطابق 12 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 59 کی تلاوت کی اور فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں جو مجالسِ انتخابات منتخب ہوتی ہیں، اُن کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالسِ انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔ بہرحال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے، عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ ایسا اہم

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مومنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور حق ادا نہ کرنے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنتے ہو۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عُہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری ہے، سیّد ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے، اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں تم نے رائے دہی کا اپنا حق صحیح طور پر استعمال نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں یہ فرمایا کہ (-)۔ اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔ یہ ووٹ ڈالنے والوں کے لئے بھی ہے کہ اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا! تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور نیک نیتی سے کی گئی اس دعا کو خدا تعالیٰ جو سمیع و بصیر ہے، وہ سنتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے۔ اُس کی تمہارے عملوں پر گہری نظر ہے۔ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ دلوں کی پاتال تک سے واقف ہے۔ پس جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔ جماعتی نظام میں تو ہماری یہ روایت ہے کہ ہر کام سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں، دعا سے کام شروع کرتے ہیں۔ انتخابات سے پہلے بھی دعا کروائی جاتی ہے۔ اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لیتے ہوئے انتخابات کی کارروائی کی جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔

پس ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے۔ ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔ پرانے احمدی تو جانتے ہیں، نئے آنے والوں پر بھی واضح ہونا چاہئے، نوجوانوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے۔ حتمی فیصلہ خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کے حق میں کثرت کے باوجود بعض وجوہات کی بِنا پر دوسرے کو (عہدیدار) بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتمی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کثرتِ رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرتِ رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے اور یہ بات نوٹ کر لیں، خاص طور پر انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کہ مقامی انتخابات میں قواعد نیشنل امیر کو اجازت دیتے ہیں کہ اگر وہ تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ لیکن جن ملکوں کے میں نے نام لئے ہیں، اِس دفعہ کے الیکشن کیلئے اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا۔ یہاں سے منظوری لیں گے۔ امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے۔ باقی پاکستان یا بھارت یا جو دیگر ممالک ہیں، وہ حسبِ قواعد مقامی انتخابات کے لئے منظوری کی کارروائی کر سکتے ہیں اور ہر ملک کی جو نیشنل عاملہ ہے اور بعض اور عہدیداران جو ہیں، اُن کی بہرحال یہیں مرکز سے منظوری لی جاتی ہے۔ خلیفۂ وقت سے منظوری لی جاتی ہے۔

اس آیت میں تُؤَدُّوْا الْاَمٰنٰتِ (-) (سورۃ النساء:59) کہا گیا ہے۔ یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے۔ بعض عہدے یا بعض کام ایسے ہیں جو بغیر انتخاب کے نامزد کر کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سیکرٹری رشتہ ناطہ ہے، اس کا عہدہ ہے یا خدمت ہے یا بعض شعبوں میں بعض لوگوں کو کام تفویض کئے جاتے ہیں تو امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے ورنہ یہ خویش پروری ہے اور (دین حق) میں ناپسند ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنے کسی دوست یا عزیز کو کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اُس کی بظاہر اُس کام کے لئے لیاقت بھی ہے تو پھر بعض لوگ جن کو اعتراض کرنے کی عادت ہے وہ بلاوجہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس نے اپنے قریبی کو فلاں عہدہ دے دیا۔ اُن کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا یا قریبی ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ بات مَیں نے اس لئے واضح کر دی کہ بعض لوگوں کی طرف سے اس طرح کے اعتراض آ جاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عہدیداروں کو فرمایا ہے کہ (-)۔ کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ اگر عدل نہیں ہوگا، انصاف نہیں ہوگا، خویش پروری ہوگی یا قرابت داری کا لحاظ رکھا جائے گا یا ایک کارکن سے ضرورت سے زیادہ باز پرس اور دوسرے سے بلاضرورت صَرفِ نظر ہوگی تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بدنتائج نکلتے ہیں۔ اسی طرح صرف کام کرنے والوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اُس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص فلاں کا دوست ہے یا فلاں کا عزیز ہے یا فلاں خاندان کا ہے تو اُس سے اَور سلوک اور دوسرے سے اَور سلوک۔ اگر یہ باتیں ہوں تو یہ چیزیں پھر جماعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح جب خلیفۂ وقت کی طرف سے رپورٹ کے لئے کہا جائے تو پھر رپورٹ بھی صحیح ہونی چاہئے کہ حکم تو تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کا ہے۔ لیکن خلیفۂ وقت کو اگر غلط رپورٹ ہوگی تو خلیفۂ وقت سے بھی غلط فیصلہ ہو جائے گا اور غلط فیصلہ کروا کر اُسے بھی اپنے ساتھ گنہگار بنا رہے ہوں گے اور خود تو خیر بن ہی رہے ہوں گے۔ پس ہمیشہ جماعتی کاموں میں ان چیزوں کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ہر کام، ہر خدمت جو دی جائے، اُس کو انتہائی سوچ بچار کر اور ایمانداری سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پس عہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سمیع ہے، وہ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے، خاص طور پر جب خدا تعالیٰ کے حکموں پر پورا اترنے کی دعائیں کی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور شاملِ حال ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح رائے دینے والے پر، ووٹ دینے والے پر

گہری نظر رکھنے والا ہے، اُسی طرح عہدیدار پر بھی اُس کی گہری نظر ہے۔ اگر اپنی ذمہ داری نہیں نبھائیں گے، اگر عدل اور انصاف سے فیصلے نہیں کریں گے، اگر اپنے کاموں کو اُن کا حق ادا کرتے ہوئے نہیں بجالائیں گے تو پھر خدا تعالیٰ جو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، وہ فرماتا ہے پھر تم پوچھے بھی جاؤ گے۔ تمہاری جواب طلبی ہوگی۔ پس یہ ہر اُس شخص کے لئے بہت خوف کا مقام ہے جس کے سپرد کوئی نہ کوئی خدمت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو عُہدوں کی بڑی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اگر اُن کو پتہ ہو کہ یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کا حق ادا نہ کرنے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی ہو سکتی ہے اور اُس کی گرفت بھی ہو سکتی ہے تو ہر عہدیدار سب سے بڑھ کر، دوسروں سے بڑھ کر دن اور رات استغفار کرنے والا ہو۔

ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے کہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد یا عہدہ کی منظوری آ جانے کے بعد وہ آزاد نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایسے بندھن میں بندھ گیا ہے جس کو نہ نبھانے کی صورت میں یا اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق نہ بجالانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے۔ ہر عہدیدار نے ہر فردِ جماعت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور جماعت کا مجموعی طور پر بحیثیت جماعت بھی حق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، مَیں اس میں جو مرضی کروں۔ جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مجھے آزادی ہے جو چاہوں مَیں کروں۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔

پس یہ سوچ ہے جو ہر عہدیدار کو پیدا کرنی چاہئے اور ایسی سوچ رکھنے والوں کو ہی حقِّ رائے دینے والوں کو یا ووٹ دینے والوں کو منتخب کرنا چاہئے۔ یا دوسرے لفظوں میں جن کا تقویٰ کا معیار بلند ہو اُنہیں عہدیدار بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارا دعویٰ اس زمانے کے امام کو مان کر تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کا ہے، اپنے ذمہ کی گئی امانتوں کا دوسروں سے بڑھ کر حق ادا کرنے کا یہ دعویٰ ہے تو ہمیں بہت فکر سے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (المؤمنون: 9) ”اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔“ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے سپرد کی گئی امانتوں کو سرسری طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ گہرائی میں جا کر تمام باریکیوں کو سامنے رکھ کر اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔

پس منتخب کرنے والوں کو بھی ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہئے جو اپنے کاموں میں سنجیدہ ہوں اور منتخب شدہ لوگوں کو بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے سب سے زیادہ اُس کی پابندی عہدیداران کو کرنی چاہئے، چاہے وہ کسی بھی سطح کے عہدیدار ہوں۔

عہدے یا خدمت کرنے کی خواہش کا جذبہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا بہت رکھتے ہیں حالانکہ عہدے کی خواہش تو ہونی بھی نہیں چاہئے۔ یہ تو ویسے ہی (دینی) تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر خدمت کا جذبہ ہے اور اس کی خواہش ہے تو پھر جو خدمت سپرد کی جائے یا کوئی عہدہ سپرد کیا جائے تو پھر خدمت کرنے والوں کو، عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے تمام عہد پورے کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ اور عہد کس طرح پورے ہوں گے؟ اور کس معیار سے پورے ہوں گے؟ اور کیا معیار اس کا ہونا چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا ہے۔ (یعنی آیتِ کریمہ) وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ (-) جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفسِ امّارہ کی شہوات پر غالب آ گئے ہیں اور اس کے جذبات پر اُن کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اُس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اُس راہ پر چلتے ہیں“۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207)

فرمایا: ”لفظ ”رَاعُوْن“ جو اس آیت میں آیا ہے جس کے معنی ہیں رعایت رکھنے والے۔ یہ لفظ عرب کے محاورہ کے موافق اُس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے اور اس امر کے تمام دقائق بجالانا چاہتا ہے“۔ (یعنی باریک ترین پہلو بجالانا چاہتا ہے)۔ ”اور کوئی پہلو اُس کا چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پس اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن جو...... حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے، خالی چھوڑنا نہیں چاہتے اور سب کی رعایت رکھنا اُن کا ملحوظِ نظر ہوتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے دیں“۔ (اپنے آپ کو امین سمجھیں یا وعدے پورے کرنے والا قرار دے دیں) ”بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ در پردہ اُن سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔ پس طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرتے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر اُن میں کوئی نقص اور خرابی ہو اور اسی رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے“۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208-207)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”خلاصہ مطلب یہ کہ وہ مومن جو...... اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آ جاویں اپنی امانتوں اور عَہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اُس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔ اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی اُن کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اُس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی اُن کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں، اُن سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر اُس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ گو اس فیصلہ میں نقصان اُٹھالیں......“۔

فرمایا: ”......انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوش نما خط وخال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے

اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محلِّ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کار بند ہو جائے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208 تا 210)

پس جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔ اور ایک عہدیدار خاص طور پر دونوں طرح کی امانتوں کا امین متصور ہوتا ہے اور ہے۔

پس مَیں پھر افرادِ جماعت کو، جنہوں نے اپنے عہدیدار منتخب کرنے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے، اُن کے حق میں رائے دیں جو دونوں طرح کی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر طرح جماعت کا تقویٰ کا معیار بھی بلند ہو۔ جب ہر ووٹ دینے والے کا تقویٰ کا معیار بلند ہو گا تبھی یہ حالت ہو گی۔ پس جماعت کے ہر فرد کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدیدار جیسا کہ مَیں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے ہیں، اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مومن ہونی چاہئیں اور خاص طور پر عہدیداروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔

عہدوں کی پابندی کی بات ہے تو سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت میں عہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہو گا تو عہدیداروں کا عہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند ہو گا۔ بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے، وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنا ہے یعنی معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں ہوتے۔ اس کے لئے اگر اپنے پر سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کر لینی چاہئے۔ یہی حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے اور حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہت سے کاروباری معاہدے ہوتے ہیں، اعتراض کرنے والے دوسرے پر تو فوراً اعتراض کر دیتے ہیں لیکن اپنے معاملات صاف نہیں ہوتے جس سے معاشرے میں فساد کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دینِ حق) ایک امن پسند دین ہے، ایک امن پسند مذہب ہے۔ جتنا زیادہ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے، اتنا ہی (-) میں بدعہدی اور فتنہ و فساد کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور معاشرے میں رہنے کی وجہ سے اس کا اثر ہم احمدیوں پر بھی پڑ رہا ہے۔

عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی۔ گھریلو سطح پر بھی۔ میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے، عہدوں سے روگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے روگردانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ گرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-)۔ (سورۃ بنی اسرآئیل: 35) یعنی ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے نیک آدمی کی یہ نشانی بتائی ہے، صحیح مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ (-) (سورۃ البقرۃ: 178) جب وہ عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی نے اگر اپنے نیک عہدیدار منتخب کرنے ہیں تو ہر سطح پر اپنے بھی جائزے لینے ہوں گے کہ کس حد تک وہ خود اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک وہ خود اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ (-) (الحجرات: 12) تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔

اب یہ صرف طعن ہی تَلْمِزُوْا کا مطلب نہیں ہے۔ اس کے وسیع معنے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے۔ بعض دفعہ کام کے لئے آنے والوں کو یا اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتیں سناتے ہیں جو اُن کو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہیں۔ اور پھر بعض دفعہ کمزور ایمان والے نہ صرف یہ کہ عہدیدار کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ نظامِ جماعت سے بھی بد دل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’تَلْمِزُوْا‘‘۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً دھکے دینا، کسی کو مجبور کرنا، مارنا یا کسی پر الزام لگانا، غلط قسم کی تنقید کرنا، کسی کی کمزوریاں اور کمیاں تلاش کرنا۔ غلط قسم کی باتیں کسی کو کہنا یا کسی سے اس طرح بات کرنا جو اُسے بری لگے۔ پس اگر عہدیدار ان باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ جس شخص سے یہ سلوک کیا جا رہا ہو، اُس کے دل میں اُس عہدے دار اور نظامِ جماعت کے خلاف جذبات پیدا ہوں اور کیا ہو گا۔

اسی طرح ’’تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَاب‘‘ فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے عزت و احترام سے پیش آؤ۔ پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدیدار میں ہونی چاہئے۔ ویسے تو یہ عموم کا حکم ہے۔ ہر مومن کو اس بات کا پابند ہونا چاہئے کہ اُس کا کردار معاشرے میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے والا ہو لیکن عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔ اسی لئے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا لنگر اب دنیا میں تقریباً ہر جگہ پھیل چکا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کا نظام بھی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ہر دو شعبوں کے نگرانوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہی امانت کے حق ادا کرنے کا صحیح طریق ہے۔ حضرت مسیح موعود کو مال کے آنے کی یا اُس کی فراوانی کی کوئی فکر نہیں تھی صحیح خرچ کرنے والوں کی فکر تھی۔ پس امراء اور متعلقہ عہدیداران اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

پھر ایک عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے، گو کہ ہر مومن کی یہ نشانی ہے لیکن جن

کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی جاتی ہیں اُن کا سب سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ لغویات سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (المؤمنون:4)۔ یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور مومنین میں سے جو بہترین ہیں اُن کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہئے کہ وہ ہر طرح کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہ فضول گفتگو ہو، نہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں بیٹھ کر ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہو۔ بعض عہدیداران بھی ہوتے ہیں جو آپس میں بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے متعلق باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ پس ان سے بچنا چاہئے۔ اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل ہونا چاہئے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جا رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”اس کے یہی معنی ہیں کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں۔ اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگا لینا ہے“۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 200-199)

پس تقویٰ کا معیار بھی تبھی بلند ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخل بھی ایک ایسا اظہار ہے جو کسی مومن کو زیب نہیں دیتا۔ عہدیدار اسراف سے تو بچیں، خرچوں میں اعتدال تو رکھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بخیل اور کنجوس ہو جائیں۔ جہاں ضرورت ہو اور جائز ضرورت ہو، وہاں خرچ کرنا بھی چاہئے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کے لئے تو بہت کھلا ہاتھ رکھ لیا اور کسی کے لئے ہاتھ بالکل بند ہو جاتے ہیں۔

عہدیدار کی خاص طور پر ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہئے کہ (-) (آل عمران:135) غصہ پر قابو ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم دیا ہے کہ بیشک بعض دفعہ بعض حالات میں غصہ کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن **غصہ کو دبانے والے ہوں۔** جہاں جماعتی مفاد ہو گا، وہاں بعض دفعہ اصلاح کی غرض سے غصہ دکھانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آنا اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال نہ رکھنا یہ ایک عہدیدار کے لئے کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں ہے، نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ ایک اچھے عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ (-) (سورۃ البقرۃ:84)۔ کہ لوگوں سے نرمی سے، ملاطفت سے، بشاشت سے ملو۔ اگر عہدیداروں کے ایسے رویے ہوں تو بعض جگہوں سے عہدیداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں وہ خود بخود ختم ہو جائیں۔

پھر ایک عہدیدار کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ **اُس کا اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک ہو۔** جماعت کے عہدے کوئی دنیاوی عہدے تو نہیں ہیں کہ افسران اور ماتحت کا سلوک ہو۔ ہر شخص جو جماعت کی خدمت کرتا ہے چاہے وہ ماتحت ہو، ایک جذبے کے تحت جماعت کے کام کرتا ہے۔ پس افسران کو اور عہدیداران کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔ اگر غلطی ہو تو پیار سے سمجھائیں، نہ کہ دنیاوی افسروں کی طرح سختی سے باز پرس ہو۔ ہاں اگر کوئی اس قدر ڈھٹائی دکھا رہا ہے کہ جماعتی مفاد کو نقصان پہنچ رہا ہے تو پھر اُس کو مناسب طریق سے جو بھی تنبیہ ہے وہ کریں یا باز نہیں آتا تو پھر اُس سے کام نہ لیں۔ بالا افسران کو اطلاع دیں۔ بیشک فارغ کر دیں۔ لیکن ایسی فضا پیدا نہیں ہونی چاہئے کہ بلاوجہ دفتروں میں یا کام کرنے والی جگہوں پر گروہ بندی کی صورتحال پیدا ہو جائے۔

عہدیداروں میں اعلیٰ اخلاق کے اوصاف میں سے مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہئے۔ یہ بھی ایک اعلیٰ خلق ہے۔ ہر شخص جو عہدیدار کو ملنے آتا ہے، اُس کے دفتر میں آتا ہے، اُس سے عزت و احترام سے ملنا چاہئے اور عزت و احترام سے بٹھانا چاہئے۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ اگر دفتر میں آیا ہے تو کھڑے ہو کر ملنا چاہئے۔ یہ اخلاق منتخب عہدیداران کے لئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اس سے عزت بڑھتی ہے، کم نہیں ہوتی۔

پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ اور یہ عاجزی ایک احمدی کو بھی، عموماً عام آدمی کو بھی اپنی فطرت کا خاصہ بنانی چاہئے۔ لیکن ایک عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (سورۃ بنی اسرائیل:38)۔ کہ اور تم زمین میں تکبر سے مت چلو۔ ایک عام انسان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہئے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہئے۔

پھر یہ بھی خاص طور پر وہ عہدیدار جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے یاد رکھیں کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ (-) (المائدۃ:9)۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہئے۔ **پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئے۔** بعض دفعہ بعض فیصلے میرے سامنے آتے ہیں، مَیں نے دیکھا ہے کہ گہرائی میں جا کر اُس پر غور نہیں ہوا ہوتا۔ اس طرح جن کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اُن میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو فیصلہ کیا گیا ہے اگر اُس کے بارے میں شریعت کا کوئی واضح حکم ہے جس کی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ واضح طور پر لکھا جانا چاہئے کہ شریعت کا کیونکہ یہ حکم ہے اس لئے اس کی رُو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر قاضیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ **جن علاقوں میں خاص طور پر ضرورتمند اور غرباء ہیں اُن کا خیال رکھا جائے** اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر کی، ہر صدر جماعت کی، ہر عہدیدار کی (-) (سورۃ آل عمران:111) ہے کہ **نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا۔** پس (-) کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر عہدیدار خود اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنے قول و فعل کو ایک نہیں کرتا۔ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں کرتا۔ تقویٰ کے اُن راستوں کی تلاش نہیں کرتا جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صرف چند نیکیاں بجا لانا یا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے رکنا، یہ تقویٰ ہے۔

پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے ہم نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، اور منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم آصف محمود صاحب مربی سلسلہ جامعہ احمدیہ Bo ٹاؤن سیرالیون تحریر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹوں کے بعد ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت سبیکہ محمود نام عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ محترم محمد صادق صاحب دارالبرکات ربوہ کی پوتی اور محترم صادق فرخ صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک سیرت و خادمہ دین بنائے۔ آمین

امتحان کیلئے رجسٹریشن

(رجسٹریشن برائے بی اے/بی ایس سی)

یونیورسٹی آف پنجاب لاہور نے بی اے اور بی ایس سی امتحانات 2014ء کیلئے رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے۔ ایسے پرائیویٹ امیدوار جو بی اے بی ایس سی کا امتحان یونیورسٹی آف پنجاب کے تحت دینا چاہتے ہیں وہ اپنی رجسٹریشن کروالیں نارمل فیس -/2200 روپے ہے۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 28 جون 2013ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سرور بیگم صاحبہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں اور اس وقت الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ ایک آپریشن متوقع ہے۔ لیکن بلڈ پریشر زیادہ ہو جانے کی وجہ سے آپریشن ہو نہیں پا رہا۔ یہ حالت گزشتہ دس روز سے ہے۔ احباب سے کامل شفایابی اور آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین

مکرم علیم احمد صاحب دارالفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے پھوپھی زاد مکرم منیب احمد صاحب جرمنی دوران کام آگ لگنے کی وجہ سے شدید جھلس گئے ہیں اور ICU میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم سجیل احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم نصیر احمد صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ شدید بیمار ہیں۔ لاہور کے ایک ہسپتال میں علاج جاری ہے۔ آپریشن بھی ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ملک نذر محمد کھبہ صاحب سکنہ پیلووینس ضلع خوشاب کی اہلیہ کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ شوکت خانم ہسپتال لاہور سے علاج کروا رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی دوم 2012-13

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو اپنی سہ ماہی دوم ماہ فروری تا اپریل 2013ء کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 21 مئی 2013ء کو شام 6 بجے بمقام ایوان قدوس منعقد کروانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، وعدہ اطفال اور نظم کے بعد مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب سیکرٹری عمومی نے سہ ماہی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ حلقہ جات کی سطح پر 266 اجلاسات عام اور 366 اجلاسات عاملہ منعقد کروائے گئے۔ اطفال کو خطبہ جمعہ حضور انور سننے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ 14 تا 30۔اپریل پندرہ روزہ تربیتی پروگرام بھرپور طریق پر منایا گیا۔ 35 حلقہ جات سے 1 ہزار 857 اطفال وفود کی شکل میں فضل عمر ہسپتال عیادت مریضان کے لئے گئے۔ 120 کلوگرام راشن تقسیم کیا گیا۔ 2 اجتماعی وقار عمل میں 4 ہزار 178 اطفال شامل ہوئے۔ 886 حلقہ جاتی وقار عمل ہوئے جن میں 22 ہزار 404 اطفال شامل ہوئے۔ تلاوت، نظم، تقریر اردو، دعوت الی الصلوٰۃ اور پیغام رسانی کے علمی مقابلہ جات کرائے جن میں 2 ہزار 549 اطفال نے شرکت کی۔ روزانہ بعد نماز مغرب تعلیمی کلاس جاری رہی جس میں اطفال کو نماز سادہ اور باترجمہ سکھائی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ بنیادی معلومات دی جاتی رہی۔ 2 ہزار 565 مضامین تشحیذ الاذہان میں شائع کرنے کی غرض سے مرکز میں بھجوائے گئے۔ مضمون نویسی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ پاکستان بھر کی مجالس میں اول رہا۔ ورزشی انفرادی مقابلہ جات میں ثابت قدمی، کلائی پکڑنا، پنجہ آزمائی، دوڑ 100 میٹر، دوڑ 200 میٹر، دوڑ 400 میٹر، لانگ جمپ، میراتھن، دوڑ تین ٹانگ اور بوری ریس کروائے گئے۔ ان میں 1 ہزار 352 اطفال شامل ہوئے۔ تفریحی ٹرپس کے 51 پروگرام ہوئے۔ 1270 اطفال کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ کلو جمیعاً کے 126 پروگرام کروائے۔

حلقہ جات کی سطح پر 300 انفرادی اور 210 اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ 11 حلقہ جات نے صنعتی نمائش کا انعقاد کیا۔ حلقہ جات میں کلاسز لگا کر اطفال کو کمپیوٹر استعمال کرنا، سائیکل کو پنکچر لگانا، ٹائپنگ، جلد سازی، کاغذ کے پھول بنانا اور کاغذ کے گلاس بنانا سکھائے گئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے اطفال اور حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے۔ سہ ماہی دوم 2012-13ء میں حلقہ جات میں اول طاہر آباد غربی، دوم دارالنصر شرقی محمود اور سوم دارالفتوح غربی رہے۔ محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں ''خلفاء سلسلہ کے تربیت کے انداز'' کے تحت بعض واقعات اور نصیحت آموز باتیں بیان کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

عطیہ خون اور عطیہ چشم
خدمت خلق اور عبادت

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 مئی 2013ء

3:00 am	خلافت۔قدرت ثانیہ
4:00 am	سوال وجواب
6:30 am	حضرت مصلح موعودکی سوانح
9:55 am	لقاء مع العرب 31 جولائی 1996ء
2:00 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ 17/اگست 2007ء
7:50 pm	دینی وفقہی مسائل

خبریں

بدترین لوڈشیڈنگ کم نہ ہوئی، شہر شہر مظاہرے

بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ کے خلاف پنجاب کے کئی شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ آزاد کشمیر میں ہڑتال کی گئی جبکہ میر پور میں منگلا پاور ہاؤس کے گھیراؤ کی کوشش کی گئی۔ ربوہ سمیت پنجاب کے دیگر شہروں میں 16 سے 18 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے۔ جس کے باعث پانی کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ ربوہ کے شہری شدید گرمی کے موسم اور بجلی کی بدترین لوڈشیڈنگ سے بلبلا اٹھے۔ بجلی کی اتنی زیادہ لوڈشیڈنگ سے زندگی ذہنی اذیت کا شکار بن کر رہ گئی ہے۔ اعلیٰ حکام اس طرف فوری توجہ دیں اور بجلی کے نظام کو بہتر بنائیں۔

پنجاب میں خسرہ بے قابو، مزید 12 بچے جاں بحق

پنجاب میں خسرہ بے قابو ہو گیا۔ لاہور اور فیصل آباد میں خسرہ سے مزید 12 بچے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ پنجاب میں خسرہ سے دم توڑنے والے بچوں کی تعداد 116 ہو گئی۔ سینکڑوں بچے ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب کے مطابق صوبے میں اب تک خسرہ سے متاثرہ بچوں کی تعداد 14 ہزار 397 ہو گئی ہے۔

نئے وزیراعظم کی تقریب حلف برداری 5 جون کو ہوگی

نئے وزیراعظم سے حلف لینے کی تقریب 5 جون کو ایوان صدر میں ہوگی۔ جہاں صدر آصف علی زرداری نئے وزیراعظم سے حلف لیں گے۔ ایوان صدر نے ن لیگ سے مہمانوں کی فہرست طلب کر لی۔ ایوان صدر میں 400 سے زائد مہمانوں کی گنجائش موجود ہے۔

تیرتے ہوئے طویل ترین سفر

تیراکی کرتے ہوئے طویل ترین فاصلہ طے کرنے کا عالمی ریکارڈ سلووینا سے تعلق رکھنے والے مارٹن السٹریل کے پاس ہے۔ یہ ریکارڈ انہوں نے 10 جون اور 30 جولائی 2004ء کے دوران چین کے دریائے یانگیری کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تیرتے ہوئے 51 روز میں 4003 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے قائم کیا تھا۔

گاڑیوں کے سلنڈر اور فٹنس سرٹیفکیٹس کی چیکنگ

سانحہ گجرات کے بعد پنجاب حکومت کو ہوش آ گیا اور مختلف شہروں میں گاڑیوں کے سلنڈرز اور فٹنس سرٹیفکیٹ چیک کرنا شروع کر دیئے۔ ناقص ایل پی جی اور سی این جی سلنڈرز استعمال کرنے کے خلاف کریک ڈاؤن دو ہفتہ تک جاری رہے گا۔

پنجاب بھر میں بجلی کے بعد گیس بحران سنگین

پنجاب بھر میں بجلی کے بعد گیس بحران بھی سنگین ہو گیا ہے۔ صنعتوں اور سی این جی سٹیشنز کو گیس کی سپلائی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی۔

آدھے سر کے درد کا سبب بننے والا جین

طبی ماہرین نے آدھے سر کے درد یا میگرین کا سبب بننے والا جین دریافت کر لیا ہے، جس کے بعد اس درد میں مبتلا کروڑوں افراد کے لئے زیادہ بہتر علاج کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ امریکہ کی کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ماہرین نے میگرین میں مبتلا رہنے والے 2 خاندانوں پر تحقیق کے دوران جینز میں واقع ہونے والی خرابی کو دریافت کیا۔ تحقیقی ٹیم کے قائد لوئس پٹیک نے بتایا کہ اس جینیاتی خرابی کا تجربہ چوہوں پر کیا گیا جس سے پتہ چلا کہ کن جینز میں خرابی سے یہ چوہے میگرین میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جینز میں خرابی پر کام کر کے ہم میگرین کا بہتر علاج ڈھونڈ سکتے ہیں، کیونکہ اس بیماری کی موجودہ ادویات کچھ وقت تک ہی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ماہرین کو امید ہے کہ جلد ہی اس درد سے نجات کا طریقہ ڈھونڈ لیا جائے گا۔ خیال رہے کہ عالمی ادارہ صحت نے میگرین کو 20 بڑے امراض میں شامل کر رکھا ہے۔

(روزنامہ دنیا 4 مئی 2013ء)

سونے کا بریسلٹ 5لاکھ پاؤنڈز میں فروخت

برطانیہ میں ہونے والی ایک نیلامی کے دوران تین ہزار سال قبل سونے کا بنایا گیا بریسلٹ 5لاکھ پاؤنڈز میں فروخت کر دیا گیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس بریسلٹ کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تین ہزار سال پہلے دستکار اپنے کام میں کتنی مہارت رکھتے تھے۔ اس بریسلٹ کا وزن ایک کلوگرام ہے جبکہ اس میں خالص سونے کی مقدار 350 گرام کے قریب ہے۔ تین ہزار سال پہلے مشینوں کی مدد کے بغیر اتنی نفاست سے بنائے جانے والے اس بریسلٹ کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ لندن میں ہونے والی نیلامی کے منتظمین نے بتایا کہ بریسلٹ کو کسی غیر معروف شخص نے 5لاکھ پاؤنڈز میں خریدا ہے۔

(روزنامہ دنیا 4 مئی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 29 مئی

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

فاران ریسٹورنٹ
نہایت عمدہ ماحول اور لذیذ کھانوں کا مرکز
چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن تکہ، چکن پیس، چپل کباب شامی کباب، سیخ کباب، بون لیس فش اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہیں۔
عصر کے بعد پکوڑے، سینڈوچ، چکن پکوڑا اور چائے کا بھی انتظام ہے۔
☆ سپیشل پیکج ☆ فی کس کھانا صرف 100 روپے میں دستیاب ہے۔ جس میں دال، سبزی کٹلس اور چکن قورمہ شامل ہوگا۔
اوقات: شام 5 بجے تا 10:30 بجے رات
فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ دارالرحمت غربی ربوہ
فون: 0476213653 موبائل: 0333-9790392